اپریل فول کی نحوست

کیا حماقت کی نہیں یہ انتہاء
خار کو سمجھا کچھ لوگوں نے پھول
باوجود دعوی اسلام بھی
وہ منایا کرتے ہیں اپریل فول

از

مولانا محمد ایاز انعامی (گوآ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دارالمؤلفین

چینل کا مختصر تعارف

دارالمؤلفین - اردو، فارسی، عربی اور انگریزی- کتب کا ایک بڑا اور نہایت کارآمد ٹیلیگرام چینل ہے۔ جس میں آپ کو سات ہزار سے زائد کتابوں کا عظیم ترین ذخیرہ، ہر موضوع پر الگ الگ فہرستیں، نیز مشہور مصنفین کی الگ الگ فہرستیں آپ کو ملیں گی۔ جیسے:

(1) عقائد و علم کلام	(2) تفسیر	(3) علوم القرآن
(4) احادیث	(5) علوم الحدیث	(6) شروحات حدیث
(7) فقہ	(8) اصول فقہ	(9) احکام ومسائل
(10) بلاغت	(11) منطق وفلسفہ	(12) نحو وصرف
(13) ادب؛ عربی، فارسی، اردو	(14) سیرت رسول اکرم ﷺ	(15) سیرتِ صحابہ
(16) سیرتِ اکابر	(17) تازہ ترین رسائل وجرائد	(18) درس نظامی (مکمل)
(19) درود ودعائیں	(20) رد فرق باطلہ	

ودیگر علوم وفنون کی کتب یکجا طور پر موضوع کے تعیین کے ساتھ حاصل کر سکتے ہیں۔

نوٹ:- اپنے ساتھیوں کو چینل میں شامل ہونے کی دعوت دیجئے اور صدقہ جاریہ کی نیت سے دوست واحباب میں ضرور شیئر فرمائیں۔

☆ نیچے کلک کریں اور جوائن ہو جائیں ☆

https://telegram.me/darulmuallifeen

{باسم اللہ الرحمن الرحیم}

ماہ اپریل کی وجہ تسمیہ

اپریل انگریزی سال کا چوتھا مہینہ ہے۔اس کے تیس دن ہوتے ہیں۔ یہ لفظ قدیم رومی کیلنڈر کے ایک لاطینی لفظ اپریلیس سے مشتق ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ رومی کیلنڈر کے ایک لاطینی لفظ اپریر سے مشتق ہو۔وہ لوگ یہ لفظ موسم بہار کے آغاز پھولوں کے کھلنے اور نئی کونپلیں پھوٹنے کے موسم کے لیے استعمال کرتے تھے۔

فرانس میں سال کی ابتداء جنوری کی بجائے اپریل سے ہوتی تھی۔ 1646ء میں فرانس کے حکمران شارل نہم نے اپریل کی بجائے جنوری سے سال شروع کرنے کا حکم دیا۔

اس کی مزید توجیہات بھی ہیں۔مثلا یہ کہ موسم بہار کی ابتداء ماہ اپریل سے ہوتی ہے تو رومیوں نے اس مہینے کے پہلے دن کو محبت خوبصورتی کے خدا خوشیوں ہنسی اور خوش قسمتی کی ملکہ جنہیں وہ فینوز کہتے تھے کے حوالے سے منعقدہ تقریبات کے لیے مخصوص کردیا۔

روم میں بیوائیں اور دوشیزائیں فینوز کے عبادت خانہ میں جمع ہوکر اس کے سامنے اپنے جسمانی اور نفسانی عیوب افشاء کر کے اس سے درخواست کیا کرتی تھیں کہ وہ ان کے عیوب کو ان کے خاوندوں کی نظر سے مخفی رکھے اور ان پر ان عیوب کو ظاہر نہ ہونے دے۔ساکسونی اقوام اس مہینے میں اپنے خداؤں سے دور ہٹ کر خوشی کی تقریبات منعقد کیا کرتی تھیں۔ایسٹران کا ایک قدیم خدا ہے۔ جسے آج کل عیسائیوں کے ہاں عید الفصح کہا جاتا ہے۔

مندرجہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ قدیم زمانہ میں یورپی اقوام کے ہاں ماہ اپریل کو خصوصی اہمیت حاصل رہی ہے۔

(www.urduweb.org)

اپریل فول ایک رسم بد

دنیا بھر میں ہر سال اپریل فول ایک تہوار کے طور پر منایا جاتا ہے۔اس دن مہذب کہلوانے والے مغربی قوم جھوٹ بول کر دوسروں کے جذبات سے کھیل کر ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔ان کی دیکھا دیکھی یہ تہوار دنیا بھر میں پھیل گئی اور

آج اسلامی دنیا میں بھی اس دن کو منا کر جھوٹ بولا جاتا ہے۔
ہماری جدید نسل خاص طور پر تعلیم یافتہ طبقہ اسے نہایت اہتمام اور گرم جوشی سے مناتا ہے اور اپنے اس فعل کو عین روشن خیالی تصور کرتا ہے۔اس دن لوگ ایک دوسرے کو بیوقوف بناتے ہیں، آپس میں مذاق واستہزا، جھوٹ، دھوکہ، فریب ہنسی، وعدہ خلافی اور ایک دوسرے کی تذلیل وتضحیک کرتے ہیں۔ سماجی، مذہبی اور اخلاقی اعتبار سے اپریل فول منانا حرام ہے۔اس موقع پر عوام کو بیوقوف بنانے کے لیے اخبارات میں سنسنی خیز سرخیوں کے ساتھ خبریں شائع ہوتی ہیں جسے پڑھ کر لوگ تھوڑی دیر کے لیے ورطۂ حیرت میں پڑ جاتے ہیں۔ بعد میں پتہ چلتا ہے کہ آج یکم اپریل ''اپریل فول'' ہے۔اس کے حرام ہونے میں کسی مسلمان کو ذرہ برابر تذبذب کا شکار نہیں ہونا چاہیے اس لیے کہ اس میں جن امور کا ارتکاب کیا جاتا ہے وہ اسلامی تعلیمات کے مطابق حرام ہیں

اس رسم بد کی دو حیثیتیں

مفتی ابوجندل صاحب قاسمی صاحب (استاذ دارالعلوم ٹانڈہ، رامپور، یوپی) رقم طراز ہیں کہ اس رسم بد کی دو قسمیں ہیں (۱) تاریخی۔ (۲) شرعی۔

اپریل فول کی تاریخی حیثیت

اس رسم کی ابتداء کیسے ہوئی؟ اس بارے میں مؤرخین کے بیانات مختلف ہیں۔ ہم یہاں ان میں سے تین اقوال پیش کرتے ہیں؛ تاکہ یہ معلوم ہوجائے کہ عقل وخرد کے دعوے داروں نے اس رسم کو اپنانے میں کیسی بے عقلی اور حماقت کا ثبوت دیا ہے۔

(۱) بعض مصنّفین کا کہنا ہے کہ فرانس میں سترہویں صدی سے پہلے سال کا آغاز جنوری کے بجائے اپریل سے ہوا کرتا تھا، اس مہینے کو رومی لوگ اپنی دیوی "وینس" (Venus) کی طرف منسوب کرکے مقدس سمجھا کرتے تھے، تو چوں کہ سال کا یہ پہلا دن ہوتا تھا؛ اس لیے خوشی میں اس دن کو جشن کے طور پر منایا کرتے تھے اور اظہارِ خوشی کے لیے آپس میں ہنسی مذاق بھی کیا کرتے تھے، تو یہی چیز رفتہ رفتہ ترقی کرکے اپریل فول کی شکل اختیار کرگئی۔

(۲) انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا میں اس رسم کی ایک اور وجہ بیان کی گئی ہے کہ اکیس مارچ سے موسم میں تبدیلیاں آنی شروع ہو جاتی ہیں، ان تبدیلیوں کو بعض لوگوں نے اس طرح تعبیر کیا کہ (معاذ اللہ) قدرت ہمارے ساتھ اس طرح مذاق کر کے ہمیں بے وقوف بنا رہی ہے؛ لٰہذا لوگوں نے بھی اس زمانے میں ایک دوسرے کو بے وقوف بنانا شروع کر دیا۔ (انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا ۱/ ۴۹۶ بحوالہ "ذکر وفکر" ص ۶۷، مفتی تقی عثمانی مدظلہ)

(۳) ایک تیسری وجہ انیسویں صدی عیسوی کی معروف انسائیکلو پیڈیا "لاروس" نے بیان کی ہے اور اسی کو صحیح قرار دیا ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ جب یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کر لیا اور رومیوں کی عدالت میں پیش کیا تو رومیوں اور یہودیوں کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو تمسخر اور استہزاء کا نشانہ بنایا گیا، ان کو پہلے یہودی سرداروں اور فقیہوں کی عدالت میں پیش کیا گیا، پھر وہ انھیں پیلاطُس کی عدالت میں فیصلہ کے لیے لے گئے، پھر پیلاطس نے ان کو ہیرودیس کی عدالت میں بھیج دیا اور بالآخر ہیرودیس نے دوبارہ فیصلہ کے لیے ان کو پیلاطس ہی کی عدالت میں بھیج دیا۔ لُوقا کی انجیل میں اس واقعہ کو اس طرح نقل کیا گیا ہے:

"اور جو آدمی یسوع کو پکڑے ہوئے تھے اس کو ٹھٹھوں میں اُڑاتے اور مارتے تھے اور اس کی آنکھیں بند کر کے اس سے پوچھتے تھے کہ نبوت سے بتا تجھے کس نے مارا؟ اور انھوں نے طعنہ سے اور بھی بہت سی باتیں اس کے خلاف کہیں۔" (انجیل لوقا، ب ۲۲، آیت ۶۳-۶۵، ص ۲۲۷)

اور انجیل لوقا ہی میں ہیرودیس کا پیلاطُس کے پاس واپس بھیجنا ان الفاظ سے منقول ہے:

"پھر ہیرودیس نے اپنے سپاہیوں سمیت اُسے ذلیل کیا اور ٹھٹھوں میں اڑایا اور چمک دار پوشاک پہنا کر اس کو پیلاطس کے پاس واپس بھیجا۔" (انجیل لوقا، ب ۲۳، آیت ۱۱، ص ۲۲۸)

لاروس کا کہنا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو ایک عدالت سے دوسری عدالت میں بھیجنے کا مقصد بھی ان کے ساتھ مذاق کرنا اور انھیں تکلیف پہنچانا تھا؛ چونکہ یہ واقعہ یکم اپریل کو پیش آیا تھا، اس لیے اپریل فول کی رسم درحقیقت اسی شرمناک واقعے کی یادگار ہے۔ (ذکر و فکر ص ۶۷-۶۸)

اگر یہ بات درست ہے تو غالب گمان یہی ہے کہ یہ رسم یہودیوں نے جاری کی ہوگی اور اس کا منشاء حضرت عیسیٰ علیٰ نبیّنا وعلیہ الصلاۃ والسلام کی تضحیک ہوگی؛ لیکن یہ بات حیرت ناک ہے کہ جو رسم یہودیوں نے (معاذ اللہ) حضرت عیسیٰ

علیہ السلام کی ہنسی اڑانے کے لیے جاری کی اس کو عیسائیوں نے کس طرح قبول کرلیا؛ بلکہ خود اس کے رواج دینے میں شریک ہوگئے؛ جبکہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ صرف رسول؛ بلکہ ابن اللہ کا درجہ دیتے ہیں۔قرینِ قیاس یہ ہے کہ یہ ان کی دینی بدذوقی یا بے ذوقی کی تصویر ہے۔جس طرح صلیب، کہ ان کے عقیدہ کے مطابق اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دی گئی ہے،تو ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اس کی شکل سے بھی ان کو نفرت ہوتی؛لیکن ان پر خدا کی مار یہ ہے کہ اس پر انھوں نے اس طرح تقدس کا غازہ چڑھایا کہ وہ ان کے نزدیک مقدس شے بن کر ان کے مقدس مقامات کی زینت بن گئی۔بس اسی طرح اپریل فول کے سلسلہ میں بھی انھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دشمنوں کی نقّالی شروع کردی۔اللّٰھم احفظنا منہ

اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عیسائی اس رسم کی اصلیت سے ہی واقف نہ ہوں اور انھوں نے بے سوچے سمجھے اس پر عمل شروع کردیا ہو۔واللہ اعلم

اپریل فول کی شرعی حیثیت

مندرجہ بالا تفصیل سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ تاریخی اعتبار سے یہ رسم بدقطعاً اس قابل نہیں کہ اس کو اپنایا جائے؛ کیونکہ اس کا رشتہ یا تو کسی توہم پرستی سے جڑا ہوا ہے،جیسا کہ پہلی صورت میں، یا کسی گستاخانہ نظریے اور واقعے سے جڑا ہوا ہے؛ جیسا کہ دوسری اور تیسری صورت میں۔اس کے علاوہ یہ رسم اس لیے بھی قابلِ ترک ہے کہ یہ مندرجہ ذیل گئی گناہوں کا مجموعہ ہے:

(۱) مشابہت کفار و یہود و نصاریٰ

(۲) جھوٹا اور ناحق مذاق

(۳) جھوٹ بولنا

اس رسم "اپریل فول" میں سب سے بڑا گناہ جھوٹ ہے؛ جبکہ جھوٹ بولنا دنیا و آخرت میں سخت نقصان اور محرومی کا سبب ہے۔نیز اللہ رب العالمین اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کا باعث ہے۔قرآن کریم میں جھوٹ بولنے

والوں پر لعنت کی گئی ہے۔ ارشاد مبارک ہے:

فنجعل لعنة الله علی الکاذبین (آل عمران آیت ۶۱)

ترجمہ: پس لعنت کریں اللہ تعالیٰ کی ان لوگوں پر جو کہ جھوٹے ہیں۔

نیز احادیث شریفہ میں بھی مختلف انداز سے اس بدترین وذلیل ترین گناہ کی قباحت وشناعت بیان کی گئی ہے۔

حدیث ۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اذا کَذَبَ العبدُ تَباعَدَ عنه المَلَکُ مِیلاً من نَتَنِ ما جاء به (ترمذی شریف ۲/ ۱۹)

ترجمہ: جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو اس کلمہ کی بدبو کی وجہ سے جو اس نے بولا ہے رحمت کا فرشتہ اس سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔

حدیث ۲: ایک حدیث شریف میں آپ نے جھوٹ کو ایمان کے منافی عمل قرار دیا، حضرت صفوان بن سُلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ

أیکون المؤمن جبانا؟ قال: نعم، فقیل له أیکون المؤمن بخیلا؟ قال: نعم، فقیل له أیکون المؤمن کذّابا؟ قال: لا

(موطا امام مالک ص ۳۸۸)

ترجمہ: کیا مومن بزدل ہوسکتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں، (مسلمان میں یہ کمزوری ہوسکتی ہے) پھر عرض کیا گیا کہ کیا مسلمان بخیل ہوسکتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں (مسلمان میں یہ کمزوری بھی ہوسکتی ہے) پھر عرض کیا گیا کیا مسلمان جھوٹا ہوسکتا ہے؟ آپ نے جواب عنایت فرمایا کہ نہیں، (یعنی ایمان کے ساتھ بے باکانہ جھوٹ کی عادت جمع نہیں ہوسکتی اور ایمان جھوٹ کو برداشت نہیں کرسکتا)۔

حدیث ۳: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ آپ نے فجر کی نماز کے بعد اپنا خواب لوگوں سے بیان فرمایا کہ آج رات میں نے یہ خواب دیکھا کہ دو آدمی (فرشتے) میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر ارضِ مقدس کی طرف لے گئے تو وہاں دو آدمیوں کو دیکھا، ایک بیٹھا ہے اور دوسرا کھڑا ہوا ہے، کھڑا ہوا شخص بیٹھے ہوئے آدمی کے کلّے کو لوہے کی زنبور سے گدّی تک چیرتا ہے، پھر دوسرے کلّے کو اسی طرح کاٹتا ہے۔ اتنے میں پہلا کلّا ٹھیک ہوجاتا ہے اور برابر اس کے ساتھ یہ عمل جاری ہے۔ میرے پوچھنے پر انھوں نے بتایا کہ:

اَمَّا الَّذِیْ رَأَیْتَہٗ یُشَقُّ شِدْقُہٗ فَکَذَّابٌ یُحَدِّثُ بِالْکَذِبَۃِ فَتُحْمَلُ عَنْہُ حَتّٰی تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَیُصْنَعُ بِہٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ (بخاری شریف ا/۱۸۵۔۲/۹۰۰۔۲/۱۰۴۳)

ترجمہ: بہرحال وہ شخص جس کو آپ نے دیکھا کہ اس کے کلّے چیرے جارہے ہیں، وہ ایسا بڑا جھوٹا ہے جس نے ایسا جھوٹ بولا کہ وہ اس سے نقل ہوکر دنیا جہاں میں پہنچ گیا؛ لہٰذا اس کے ساتھ قیامت تک یہی معاملہ کیا جاتا رہے گا۔

حدیث ۴: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں جھوٹ بولنے کو بڑی خیانت قرار دیا ہے۔ حضرت سفیان ابن اسید حضرمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کَبُرَتْ خِیَانَۃً أَنْ تُحَدِّثَ اَخَاکَ حَدِیْثًا ہُوَ لَکَ بِہٖ مُصَدِّقٌ وَاَنْتَ بِہٖ کَاذِبٌ (مشکوٰۃ شریف ۲/۴۱۳)

ترجمہ: یہ بڑی خیانت ہے کہ تو اپنے بھائی سے ایسی گفتگو کرے جس میں وہ تجھے سچا سمجھتا ہو حالانکہ تو اس سے جھوٹ بول رہا ہو۔

حدیث ۵: اسی طرح ایک حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جھوٹ بولنے سے بچنے پر (اگرچہ مذاق سے ہی ہو) جنت کی ضمانت لی ہے۔ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَنَا زَعِیْمٌ بِبَیْتٍ فِیْ وَسَطِ الجَنَّۃِ لِمَنْ تَرَکَ الکَذْبَ وَاِنْ کَانَ مَازِحًا (الترغیب والترہیب ۳/۵۸۹)

ترجمہ: میں اس شخص کے لیے جنت کے بیچ میں گھر کی کفالت لیتا ہوں جو جھوٹ کو چھوڑ دے، اگرچہ مذاق ہی میں کیوں نہ ہو۔

حدیث ۶: حضرت بہز بن حکیم اپنے والد معاویہ کے واسطہ سے اپنے داداحیدہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَیْلٌ لِلَّذِیْ یُحَدِّث بِالْحَدِیْثِ لِیُضْحِکَ بِہٖ الْقَومَ فَیَکْذِبُ ویل لہ ویل لہ (ترمذی شریف ۲/۵۵، ابوداؤد ۲/۶۸۱)

ترجمہ: جو شخص لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولے اس کے لیے بربادی ہو، بربادی ہو، بربادی ہو۔

مطلب یہ ہے کہ صرف لطف صحبت اور ہنسنے ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنا بھی ممنوع ہے۔ آج کل لوگ نت نئے چٹکلے

تیار کرتے ہیں اور محض اس لیے جھوٹ بولتے ہیں تا کہ لوگ ہنسیں، انھیں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد یاد رکھنا چاہیے اور اس برے فعل سے باز آنا چاہیے۔

اپریل فول چند گناہوں مجموعہ

(مفتی محمد صادق حسین قاسمی صاحب:mazameen.com)

اپریل فول کی یہ ایک تاریخی حقیقت ہے جو پیش کی گئی، جس میں مخفی انداز میں یہود و نصاری نے اپنی روایات کو دنیا میں تفریح و مذاق کا نام دے کر رائج کر دیا اور لوگ اپنے آپ کو قابل بتانے اور نئے زمانے و ماحول سے آشنا ثابت کرانے ان کی تاریخی روایات کے پاسدار بن گئے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس رسم نے ایک مسلمان کو خاص طور پر کئی ایک گناہوں میں مبتلا کر دیا۔ اپریل فول کی بنیاد مذاق پر ہوتی ہے وہ مذاق چاہے خلاف واقعہ ہی کیوں نہ ہو؟ بلکہ خلاف واقعہ اور غیر وقوع پذیر چیزوں کو ہی بنیاد بنا کر مذاق کیا جاتا ہے اس میں بنیادی طور پر چار قسم کے گناہوں کا ارتکاب ہوتا ہے۔

جھوٹ، دھوکہ، تمسخر (مذاق اڑانا) اور ایذا رسانی۔ یہ وہ گناہ ہیں جس سے شریعت نے بڑے اہتمام سے روکا اور مسلمان اپریل فول کے نام پر اس کو خوش دلی کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ جھوٹ جس کے بارے میں قرآن وحدیث میں بچنے کی تاکید آئی ہے، اور زبان کو جھوٹ سے محفوظ رکھنے کا حکم دیا گیا۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ: فنجعل لعنۃ علی الکاذبین۔ (ال عمرن: 61) بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو اس کلمہ کی بدبو کی وجہ سے رحمت کا فرشتہ اس سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔ (ترمذی:۱۸۹۱) جھوٹ بولنے کو آپؐ نے منافق کی علامت بتایا ہے۔ (بخاری:32) آپؐ نے مذاق میں بھی جھوٹ بولنے سے منع کیا، فرمایا کہ: جو شخص لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولے اس کے لئے بربادی ہو، بربادی ہو، بربادی ہو۔ (ترمذی:2248) جھوٹ بولنے کو خیانت سے تعبیر کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا کہ: یہ بڑی خیانت ہے کہ تو اپنے بھائی سے ایسی گفتگو کرے جس میں وہ تجھے سچا سمجھتا

ہوحالاں کہ تواس میں جھوٹ بول رہا ہے۔(ابوداؤد:4322)ان احادیث کی روشنی میں دیکھا جائے تو صاف نظر آئے گا اپریل فول میں لوگوں کو ہنسانے کے لئے ہی جھوٹ بولا جاتا ہے جس پر سخت ترین وعیدیں آپؐ نے بیان فرمائیں ہیں۔

اپریل فول میں جھوٹ بول کر دھوکہ دیا جاتا ہے جب کہ اسلام کی پیاری تعلیمات یہ ہیں کہ کسی کو دھوکہ نہ دیا جائے ۔آپؐ کا ارشاد ہے کہ: جو دھوکہ دے وہ ہم سے نہیں۔(ترمذی:1232) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: نہ خود نقصان اٹھاؤ اور نہ ہی کسی کو نقصان مین ڈالو۔(ابن ماجہ:2334)اسی طرح اپریل فول کے اندر کسی کی توہین بھی ہوتی ہے ،مذاق بھی اڑایا جاتا ہے، نامناسب کلمات بھی کہے جاتے ہیں، اور ایک دوسرے پر ہنسا جاتا ہے۔قرآن کریم میں کسی کا مذاق اڑانے سے منع کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ: اے ایمان والو! نہ تو مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں، ہوسکتا ہے کہ وہ (جن کا مذاق اڑا رہے ہیں) خود اس سے بہتر ہوں، اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ہوسکتا ہے کہ وہ (جن کا مذاق اڑا رہی ہیں) خود ان سے بہتر ہوں، اور تم ایک دوسرے کو طعنہ نہ دیا کرو، اور ایک دوسرے کو برے القاب سے پکارو۔ایمان لانے کے بعد گناہ کا نام لگنا بری بات ہے۔اور جو لوگ ان باتوں سے باز نہ آئیں، تو وہ ظالم لوگ ہیں۔(الحجرات:11)

مفتی محمد شفیع صاحبؒ فرماتے ہیں کہ: استہزاء و تمسخر جس میں مخاطب کی دل آزاری یقینی ہے وہ بالاجماع حرام ہے، اس کا مزاح جائز میں سمجھنا گناہ بھی ہے اور جہالت بھی۔(گناہِ بےلذت:12)ان کاموں کی وجہ سے یقینا ایک انسان کو اذیت ہوگی، جھوٹ بول کر، دھوکہ دے کر مذاق بھی اڑایا گیا اور اس کے دل کو تکلیف بھی پہنچائی گئی۔اسلام میں کسی کو تکلیف دینے سے منع کیا گیا اور ایذا رسانی کو حرام قرار دیا۔نبی کریم ﷺ نے کمالِ ایمان کی علامت یہ بتائی کہ جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذا رسانی سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے۔المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ۔(بخاری: حدیث۹)اور اس اپریل فول کے نتیجہ میں بے شمار لوگوں کو جانی نقصان اور مالی نقصان اٹھانا پڑتا ہے ۔کسی اچھی بات دل خوش ہوا لیکن وہ جھوٹ تھی تو انسان کو تکلیف ہوگی۔یہ بھی ایک خلاف شریعت کام کو اپنے ذہن کے مطابق اچھا سمجھ کرنے کا وبال کہ آدمی اس کو خوش طبعی اور مذاق و دل بہلائی سمجھ رہا ہے اور اس کے لئے جھوٹ کا سہارا لے کر، دل آزاری کر کے اور مذاق اڑا کر مفت میں گناہ مول رہے ہیں۔

مذاق اور اسلامی تعلیم

اسلام میں جھوٹ بول کر مذاق کرنے سے منع کیا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اسلام میں تفریح و دلچسپی کا سامان نہیں بلکہ اسلامی ہدایات اس باب میں بھی انسانوں کو رہبری کرتی ہیں اور خود نبی کریم ﷺ کا اسوہ بھی رہنمائی کرتا ہے کہ آپ نے اپنے اصحاب سے مزاح فرمایا اور اپنے اصحاب کے مزاح کو سنا بھی لیکن جھوٹ بول کر نہیں بلکہ حقیقتِ واقعہ کو کچھ اس انداز سے پیش کیا کہ اس میں تھوڑی دلچسپی بھی پیدا ہوئی اور مزاح بھی ہوا، ایک مرتبہ صحابہ نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ ! آپ بعض اوقات ہم سے خوش طبعی کی باتیں فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بلاشبہ میں حق بات ہی کہتا ہوں۔(ترمذی:1909) چناں چہ ایک مرتبہ ایک شخص نے آپؐ سے سواری طلب کی۔ آپ نےؐ فرمایا کہ سواری کے لئے میں تجھے اونٹنی کا بچہ دوں گا۔ اس نے کہا میں اونٹنی کے بچہ کو لے کر کیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا ہر اونٹ کسی اونٹنی کا بچہ ہوتا ہے۔(ابوداؤد:4348) ایک مرتبہ ایک بوڑھی عورت حاضرِ خدمت ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ دعا فرمادیجئے کہ اللہ تعالی مجھے جنت میں داخل فرمادے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں بوڑھی عورت داخل نہیں ہوسکتی، وہ عورت روتی ہوئی لوٹنے لگی، آپؐ نے فرمایا کہ اس سے کہہ دو کہ جنت میں بڑھاپے کی حالت میں داخل نہیں ہوگی بلکہ اللہ تعالی سب اہل جنت عورتوں کو نوعمر کنواریاں بنادیں گے اور اللہ تعالی کے قول انا انشأنا ھن انشاء فجعلنا ھن ابکارا میں اس کا بیان ہے۔(خصائل نبوی:307) اس طرح کے اور بھی واقعات ہیں جس میں آپؐ کے مزاح فرمانے کو ذکر کیا گیا، نبی کریم ﷺ نے مذاق فرما کر انسانوں کو سبق دیا کہ خلافِ حقیقت اور جھوٹ سے مذاق نہ کیا جائے، بلکہ مذاق میں بھی سچی بات ہی کہنی چاہیے۔ اور مذاق میں جھوٹ کہنا خاص کر لوگوں کو ہنسانے کے لئے اس سے آپ نے سختی سے منع کیا ہے لیکن آج یہ بھی ایک آرٹ بن گیا اور ہنسنا ہنسانا ایک ایک مستقل فن ہوگیا جس میں بے دریغ جھوٹ بولا جاتا ہے اور بے سروپا باتوں کو بیان کیا جاتا ہے۔

ذیل میں جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکلکواں کا فتوی ملاحظہ فرمالیں

(از: مفتی جعفر صاحب ملی مفتی جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کواں)

سوال: بعض لوگ یکم اپریل کو"اپریل فول" مناتے ہیں، جس کی صورت وحقیقت یہ ہوتی ہے کہ اس دن آدمی بطور فراح ومذاق خوب جھوٹ بول کر اپنے دوستوں، متعلقین اور حکومتی اداروں کو خوف وبے چینی میں مبتلاء کر دیتا ہے، مثلاً: کسی کو یہ فون کرنا کہ آپ کے عزیز کا انتقال ہوگیا، کسی خاتون کو یہ فون کرنا کہ آپ کے شوہر نے آپ کو تین طلاق دیدی، کسی ملازم کو یہ فون کرنا کہ آپ کے ادارہ یا کمپنی نے آپ پر فلاں الزام لگا کر آپ کو سبکدوش کر دیا، یا کسی حکومتی ادارہ مثلاً: فائر بریگیڈ اسٹیشن کو یہ فون کرنا کہ فلاں جگہ انتہائی خطرناک آگ لگ گئی اور اس نے سیکڑوں مکانوں اور انسانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، وغیرہ۔

جواب: اسلامی نقطۂ نگاہ سے اس طرح کی کذب وغلط بیانی فی نفسہ حرام ہونے، دوسروں کو خوفو بے چینی میں مبتلاء کرنے ،اکبرِ خیانت کو مستلزم ہونے، کم عقلی وبے وقوفی کو رواج دینے، ایسی تقلیدِ باطل کو عام کرنے، جو نہ اسلامی تعلیمات سے پیدا ہوئی اور نہ اسلامی ماحول میں پرورش پائی، اور مسلمانوں کے غیروں کے ساتھ ان کی عاداتِ رذیلہ اور اعمالِ سخیفہ (بے عقلی) میں مشابہت اختیار کرنے کی وجہ سے ناجائز وحرام اور گناہ کبیرہ ہے

(سورۃ الکہف:الأیۃ ۵) لقولہ تعالیٰ :"ان یقولون الا کذ با"

قال الامام الفخرالدین الرازی فی التفسیر الکبیر تحت قولہ تعالیٰ:(إن یقولون إلا کذبا)فعلمنا أن کل خبر لا یطابق المخبر عنہ فہوکذب سواء علم القائل بکونہ مطابقا أولم یعلم۔

(للامام الفخرالدین الرازی:ج۷/ص۴۲۶ التفسیرالکبیر)

ولقولہ تعالیٰ:تعاونوا علی البروالتقویٰ ولاتعاونوا علی الإثم والعدوان،واتقواللہ إن اللہ شدید العقاب:

(سورۃ المائدۃ:الأیۃ،۲)

ولأحادیث النبویۃ علی صاحبہا الف الف تحیۃ وّسلام:"ویل للذی یحدث فیکذب لیضحک بہ القوم،ویل "لہ'ویل لہ

قولہ ویل لہ :والحاصل ان الکذب حرام ،ولم یرخص الافی مواضع الضرورۃ ،واما لیضحک الناس فلاضرورۃ فیہ

للکذب بل لا فائدة فیہ،فہٰذ الکذب اشد حرمة فی انواعہ فاستحق الویل۔۱۲۔

(سنن ابی داوٗد:ص۶۸۱،باب التشدید فی الکذب ،، ترمذی شریف:ج۲/ص۵۷،باب ماجاء من تکلم الکلمة لیضحک الناس)عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ قال:حد ثنا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہم کانوا یسیرون مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنام رجل منہم فانطلق بعضہم الی حبل معہ فاخذہ ففزع فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم :لایحل لمسلم ان یُرَوِّعَ مسلما ۔

(سنن ابی داوٗد:ص۶۸۳،باب من یأخذ الشیٔ من مزاح ، سنن ترمذی:ج۲/ص۳۹،باب ماجاء لایحل لمسلم ان یروع مسلم۔)

عن ابن عباس قال قال: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابغض الناس الی اللہ ثلاثة:ملحد فی الحرم،مبتغ فی الاسلام سنة الجاہلیة،و مطلب دم امرء مسلم بغیرحق لیہریق دمہ۔ (رواہ البخاری)

(مشکوة شریف، باب الاعتصام بالکتاب والسنة:ج۱/ص۲۷)

ولقولہ علیہ السلام:من تشبہ بقوم فہو منہم۔ (سنن ابی داوٗد:کتاب اللباس،باب لباس الشہرة،ج۲/ص ۵۵۹)

واعتبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اکبرالخیانة أن تکذب علی من یثق بک،ویصغ الیک بأذنہ وقلبہ،وأنت تکذب علیہ یقول "کبرت خیانة أن تحدث أخاک ہوبہ مصدق وأنت لہ بہ کاذب"۔

("سنن ابی داوٗد:ص۶۷۹،باب فی المعاریض ،کتاب ا لأدب ،فتاویٰ معاصرہ:ج۱/ص۶۳۹،کذبة اولنسیان"أبریل)

نوٹ: خلاصہ کلام یہ کہ جھوٹ ہردن حرام ہے،کسی دن جھوٹ بولنے اورغلط بیانی کی شرعا اجازت نہیں ہے،مسلمان کا جھوٹ کی ترویج واشاعت اوراس میں تعاون کرنا حرام ہے۔

شرافت وعقل کا تقاضہ:

مفتی محمد صادق حسین قاسمی صاحب رقم طراز ہیں یہ عجیب بات ہے کہ جولوگ خودکوساری دنیا میں مہذب قرار دینے اور اظہارالفت ومحبت کے نت نئے طریقوں کوایجاد کرنے کے دعوے دار ہیں وہی لوگ جب چاہے دوسرے لوگوں کا

مذاق اڑانے کے روادار بھی بن بیٹھیں ۔حقیقی محبتوں سے محروم اہل مغرب مختلف ایام (Day) منا کر اپنے دلوں کو تسکین دیتے ہیں لیکن انہی کا بس چلے تو پھر یہ لوگوں کا مذاق اڑانے اوران کی عزتوں کو پامال کرنے کے لئے خوش طبعی کا عنوان دے کر جس سے چاہے کھیل بھی سکتے

ہیں اور یہ ظرافت ومزاح کا حصہ کہلائے گا چاہے اس کی وجہ سے کسی کو تکلیف ہو،کسی کی امید پر ضرب پڑے، کسی کی خوش فہمی پر پانی پھر جائے بلکہ آج کل تو لوگ اپریل فول کی چکر میں موت وحیات کے من گھڑت افسانے پیش کئے جاتے ہیں ،اور حادثات کے دل دہلانے والے فرضی قصے بھی بیان ہوتے ہیں ۔عقل اور شرافت بھی اس کو غلط قرار دے گی کہ مذاق کے لئے جھوٹ کا سہارا لیا جائے اور کسی انسان کو پریشان کیا جائے ۔اور مسلمان کو تو شرعی اعتبار سے بھی یہ اپریل فول منانا جائز نہیں ہوگا کیوں کہ یہ کئی ایک گناہوں کا مجموعہ بھی ہے اور اسلامی تعلیمات کے خلاف بھی ہے ۔حضرت مفتی عبدالرحیم لاجپوریؒ نے ایک سوال کے جواب میں لکھا کہ: یہ نصاری کی سنت ہے، اسلامی طریقہ نہیں ہے، جھوٹ بولنا حرام ہے۔ ...... (فتاوی رحیمیہ :10 / 230)

اسی طرح فقیہ العصر مولانا خالد سیف اللہ رحمانی مدظلہ لکھتے ہیں کہ: یکم اپریل کو جو غلط قسم کے ہنسی مذاق کئے جاتے ہیں اور اکثر اوقات دھوکہ دہی سے کام لیا جاتا ہے، یہ قطعا نا درست ہیں اور اسلام میں اس کی کوئی گنجائش نہیں اس میں کئی برائیاں جمع ہوجاتی ہیں: جھوٹ، دروغ گوئی، دھوکہ، اس کی وجہ سے اذیت رسانی اور اس سب کے علاوہ فاسقوں اور بے دین لوگوں کی روش کی پیروی اوران سے تشبہ ...... (جدید فقہی مسائل :1 / 461)

اس لئے مسلمانوں کو بالخصوص اس بے ہودہ مذاق سے بچنا چاہیے ،نوجوانوں کو اس طریقہ سے احتیاط کرنا چاہیے ۔چھوٹے بچوں کو بھی اس خلاف شریعت اور خلاف شرافت مذاق سے روکنا چاہیے، اس کی قباحت ومذمت کو بیان کر کے اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرنا ضروری ہے تاکہ نسل نو غیروں کی نقالی کے بجائے سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک اسوہ سے زندگیوں سے آراستہ کرنے والی بنیں اور اسلامی تہذیب وروایات کی پاسدار رہو۔

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

کیا حماقت کی نہیں یہ انتہاء
خار کو سمجھا کچھ لوگوں نے پھول
باوجود دعوی اسلام بھی
وہ مٹایا کرتے ہیں اپریل فول

دل وجان سے دعاء ہیکہ اللہ پاک ہم سب کو یہود ونصاری کے راستے پر چلنے سے مکمل طور پر محفوظ فرمائے اور نبی علیہ السلام کی کامل اتباع نصیب فرمائے **آمین**

برحمتك یاارحم الراحمین

طالب دعاء

مولانا محمد ایاز انعامی (ماپسا گوآ)

+918380822714